

شیخ عبدالرشید قادری
 علیہ السلام کے نام پر پیغام

ترجمہ
 ابو عثمان قادری

صَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ

شیخ زین الدین یوسف ہاشمی
علمائے نجد کے نام اہم پیغام

رجب
ابو عثمان قادری

صفہ فاؤنڈیشن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کا قلم کار
امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ
مفتی محمد امجد علی

نام کتاب: شیخ سعید حنفی رحمہ اللہ
کا حاشیہ کے نام انہی پر قائم

ترجمہ: امجد علی قادری

پاکستان اسلام آباد

طبع و اشاعت: 28 مارچ 2004ء

ناشر: صفی اللہ پبلیشرز

1100

قیمت: 25 روپے

صفی اللہ پبلیشرز، جدید مارکیٹ، دہلی، پاکستان۔ فون: 6664563

صفی اللہ پبلیشرز، اسماعیل سٹریٹ 109، چتر گپتی روڈ، اسلام آباد۔ فون: 4270965-0300



عالم اسلام کے عظیم مفکر غفرلہ شیخ السید یوسف السید ہاشم الرفاعی دامت برکاتہم العالیہ

اس وسیع دنیا میں انسانوں کے قافلے مسافروں کی طرح اترتے ہیں اور اپنی زندگی کے دن پورے کر کے چلے جاتے ہیں انہی کے دم قدم سے بزم ہستی میں بہاریں ہیں مگر ان لوگوں کے زندگی گزارنے کے انداز مختلف ہیں کچھ لوگوں کا کام غریب کاری کرنا ہے جبکہ کچھ لوگوں کو تعمیر انسانیت کی سعادت نصیب ہوتی ہے ان میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو انسانیت کے دامن پر بدلہ داغ بن جاتے ہیں اور کچھ انسانیت کی پیشانی کا جھومر بن جاتے ہیں۔

انہی مہد ساز شخصیات میں عالم اسلام کے عظیم روحانی ولی ہیں پیشوا مفکر اسلام شیخ السید یوسف ہاشم الرفاعی دامت برکاتہم العالیہ کا بھی شمار ہوتا ہے۔ جو عالم اسلام میں کسی تعارف کے محتاج نہیں آپ کا آبائی تعلق کویت سے ہے۔ آپ ۱۹۳۲ء (۱۳۵۱ھ) میں حسی و حسینی سادات کے گھر پیدا ہوئے اور آپ کا خاندان اسلامی دنیا میں معروف اور ممتاز اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ آپ کے اجداد میں سر تاج اولیاء عالم ربانی 'عارف کامل حضرت سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ وہ عظیم ہستی ہیں کہ جن کی پیدائش سے قبل ہی سرکارِ دو عالم ﷺ نے آپ کے ماموں شیخ دقت حضرت منصور بٹالچی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کی پیدائش کی بشارت سنائی تھی۔ پیدائش سے چالیس دن پہلے ایک رات شیخ منصور نے سرکار

وقت تقریباً ۹۰ ہزار عاشقان جمال مصطفیٰ ﷺ کا مجمع حاضر تھا جنہوں نے حضور سرور عالم ﷺ کے دست مبارک کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ انہی افراد میں محبوب بھائی، نقیب ربانی، شہباز لامکانی، محی الدین حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عدی بن مسافر الاسولی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ عبدالرزاق صینی و اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر افراد بھی موجود تھے۔

فصلیہ الشیخ السید یوسف ہاشم الرفاعی دامت برکاتہم العالیہ اس وقت حضرت سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ رقاہیہ کے مسند نقشبین اور صاحب دعوت و ارشاد ہیں شہریت کے لحاظ سے تو آپ کا وطن کویت ہے مگر آپ کا دل پورے عالم اسلام اور بالخصوص اہل سنت والجماعت کے مسلمانوں کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ امت مسلمہ کی تکالیف اور پریشانیوں پر آپ اکثر دل گرفتہ رہتے ہیں۔ بین الاقوامی سیاسی حالات پر آپ کڑی نظر رکھتے ہیں ان کے افکار و نظریات پہاڑ کی طرح بلند و مضبوط ہیں وہ انہوں کے لیے پیار کا ساغور و بدھ ہوں کے لیے ششیر برہنہ ہیں اپنی مجالس میں علمی و تحقیقی موضوعات پر گفتگو فرماتے ہیں عالم باعمل اور نہایت سادہ مزاج رکھتے ہیں ایک عالم آج بھی ان کی دلیلیز سے روحانی سوز و گداز حاصل کر رہا ہے۔

کویت میں آپ کا آستانہ کویت میں مقیم پاکستانوں کے لیے جائے پناہ ہے بلاشبہ آپ نہ صرف کویت بلکہ عالم عرب میں پاکستان کے مفادات کے سب سے بڑے محافظ ہیں۔

آپ کی ہمہ گیر شخصیت میں ہمک وقت کی اوصاف نظر آتے ہیں جو عام طور پر کسی ایک شخص کی زندگی میں شاذ و نادر ہی نظر آتے ہیں ذہانت و فراست، بصیرت و وجدان، بلند حوصلگی اور اولوالعزمی، خدا داد صلاحیتیں آپ کے حصے میں آئی ہیں۔ شیخ رفاعی نہایت نفاست پسند، معاملہ فہم، خوش مزاج و حلیم الطبع اور نہایت وجہہ شخصیت کے مالک ہیں۔

باطنی حسن اور ظہری لطافت کے مبارک آثار آپ کے چہرے سے نظر آتے ہیں

آپ ۱۹۶۳ء میں کویت کی آزادی کے بعد قائم ہونے والی پہلی سیاسی جماعت "پہلی الامہ" کے سکریٹری جنرل منتخب ہوئے ۱۹۶۵ء سے ۱۹۷۱ء تک کویت کے وزیر داخلہ کے عہدے پر فائز رہے ۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۴ء تک کویت میں وزیر مواصلات (ڈاک) بن گئے۔ ٹیلی فون کی ذمہ داریاں نبھائیں مجلس وزراء کے وزیر مملکت بھی رہے آپ نے کویت پارلیمنٹ کے ممبر کی حیثیت سے کویت میں شراب پر پابندی اور قطعی اداروں میں غلط نظام تعلیم کے خاتمہ جیسے قوانین منظور کرائے۔ آپ نے ۱۹۷۱ء میں کویت میں مسجد الامین الشری "قائم کیا۔

پاکستان سے شیخ رفاہی کی عقیدت کی وجہ پاکستان میں اہلسنت والجماعت مسلمانوں کی اکثریت ہے آپ عالم اسلام میں ایک سنی مملکت کے قیام کی دیرینہ خواہش رکھتے ہیں اور اس لحاظ سے آپ کی نگاہ میں پاکستان ہی ایسا ملک ہے جو سنی اہلسنت بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

شیخ رفاہی نے ۱۹۸۰ء میں بھارت میں مسلمانوں کی امداد کے لیے "تہذیب الجمیۃ الکویت" قائم کی جس نے بھارت میں متعدد مساجد مدارس اور خانا خانے قائم کیے۔ پاکستان اور پاکستانی محام کے ساتھ آپ کا جس وسیع تعلیمی و روحانی تعلق ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستان اور کویت میں جو آج دیرینہ تعلقات ہیں وہ شیخ رفاہی کی سیاسی کی مرہون منت ہیں آپ کی کوششوں سے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگوں کے موقع پر کویت پہلا اسلامی ملک تھا جس نے بھارت پر شدید دباؤ ڈالنے ہوئے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لیے اور مل الاطمان پاکستان کو مالی و طبی امداد دی۔ شیخ رفاہی کی زندگی کا ہر مرحلہ باطل کی تردید اور حق تعالیٰ کے لیے وقف ہے وہ علم دوست بھی ہیں اور اہل علم کے قدر دان بھی پاکستان کے دورے پر جب بھی تشریف لائیں تو ان کی اکثر تشفیں اہل علم سے ہی رہتی ہیں اور اہل علم کی بے حد محبت افزائی فرماتے ہیں۔ آپ کی مجلس میں حاضر ہونے والے جانتے ہیں کہ آپ کی زبان ہر وقت ذکر الہی سے خرد رہتی ہے

اور دل کو اللہ کے ذکر میں مست بنائے رکھنا ان کا وظیفہ حیات ہے۔

شیخ رفاہی علامہ نجد کی انتہا پسندی کو اسلام کے لیے سب سے بڑا خطرہ خیال کرتے ہیں جو شرک و بدعت کے نام پر حجاز مقدس سے آٹا در رسول ﷺ کو مٹانے پر کمر بستہ ہیں حالانکہ تیرہ صدیوں سے یہ آثار محفوظ چلے آ رہے تھے اور لوگ ان سے برکتیں حاصل کرنے اور یادوں کو تازہ کرنے کے لیے وہاں حاضر ہوتے ہیں۔ شیخ رفاہی نے علامہ نجد کو ان کی حرکتوں پر ایک نصیحت آموز خط لکھ کر انہیں تفصیل سے ان تمام امور کی طرف متوجہ کیا ہے جن کی وجہ سے سارا عالم اسلام حکومت سعودیہ کے ہارسے میں اچھے جذبات نہیں رکھتا۔ امید ہے علامہ نجد شیخ رفاہی کے اس خیر خواہی کے جذبہ پر غور و فکر کر کے اپنے معاملات پر نظر ثانی کرنے کی کوشش کریں۔ پاکستان میں دو مرتبہ اس خط کو اردو میں شائع کرنے کی سعادت اشاعت دین کے میدان میں سرگرم ”صفحا کیڈی“ لاہور اور اب تیسری اشاعت کی سعادت ”صفحا پہلی کیشنز لاہور“ کو حاصل ہو رہی ہے۔

دعا ہے اللہ رب العزت شیخ رفاہی دامت برکاتہم العالیہ کے علم و عمل میں برکت دے جنہوں نے علامہ نجد کے نام اس خط میں سارے عالم اسلام کی تریحانی کی ہے بلا شک و شبہ آپ کا وجود عالم اسلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور آپ صحیح معنوں میں سلف صالحین کی تصویر ہیں اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عالم اسلام پر تادیر سلامت رکھے۔ (آمین)

والسلام

عمر حیات قادری

ڈائریکٹر ”صفحا کیڈی“

لاہور (پاکستان)

۲۶۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء جمعرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالم اسلام کے عظیم مفسر شیخ سید یوسف رفاہی کا تعلق عارف کامل حضرت سید شیخ احمد کبیر رفاہی کے سلسلہ نسب سے ہے آپ اس وقت سلسلہ رفاہیہ کے سب سے بڑے شیخ طریقت اور صاحب دعوت و ارشاد ہیں آپ نہایت وسیع فہم شخصیت ہیں امت مسلمہ کی تکالیف اور پریشانیوں کے ازالہ کے لیے ہر وقت کوشاں رہنا ان کی زندگی کا اہم مشغلہ ہے۔ ان کی زندگی کا اکثر حصہ امت مسلمہ میں اتحاد کی کادھوں میں گزر رہا ہے۔ وہ جہاں بھی محسوس کرتے ہیں کہ عالم اسلام کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لیے کوئی شخص سازگار رہا ہے تو اس کی نشان دہی کرتا اور اس کے مل کے لیے تہجد و نیا اپنا فریضہ تصور کرتے ہیں۔

ہر باشعور جانتا ہے کہ زمین شریفین اسلام اور مسلمانوں کا مشترکہ مرکز ہیں وہاں کے مہارک آج سے مسلمانوں کے ایمانی جذبات ہی وابستہ نہیں بلکہ وہ تاریخ اسلام کا بھی حصہ ہیں۔ لیکن وہاں کے چند اہل علم (جن کا حکومت میں اثر و رسوخ ہے) اپنے مطالبہ اور سوچ کی بنیاد پر انہیں مٹانے پر کمر بستہ ہیں جہاں بھی انہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ کا تعلق کسی بھی حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے ہے اور لوگ وہاں پادروں کو تازہ کرنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں تو اسے شرکت و بدعت کا نام دے کر ملے بڑ کر دیتے ہیں ابھی چند ماہ پہلے اہل شریف کے مقام پر حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ کی قبر انور کے ساتھ بھی ایسا کر دیا گیا حالانکہ ان کا یہ عمل تمام امت مسلمہ کے خلاف ہے کیونکہ ان سے پہلے وہاں خیر و صدیوں سے یہ آثار محفوظ تھے آج ہے ہیں اور آج بھی سعودیہ کے علاوہ تمام عالم اسلام میں بزرگوں کے

آج اسلامت میں کیا ان کا یہ فعل تمام امت مسلمہ کو کافر و مشرک قرار دینے کے مترادف نہیں؟ پھر خادمِ حرمین شریفین شاہ فہد نے کس قدر حرمین کی خدمت کی ہے اس کی تمام کادشوں پر یہ لوگ پانی بھیر دیتے ہیں اور آج تمام عالم اسلام ان کی حرکتوں کی وجہ سے سعودیہ کے بارے میں اچھے جذبات نہیں رکھتا اس چیز کی نشاندہی شیخ رفاعی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پیغام میں کی ہے امید ہے علماء نجد اس پر خیر خواہی کے جذبہ پر غور و فکر کر کے اپنے معاملات پر نظر پانی کرنے کی کوشش کریں گے۔

پھر یہ بھی ممکن ہے کہ تمام عالم اسلام کے سرکردہ اہل علم مل بیٹھ کر ان مسائل کا کوئی ایسا حل نکالیں جس سے اجتہاد و افتراق کی آگ ٹھنڈی ہو جائے اللہ تعالیٰ معصف کی اس اعلیٰ سعی کو قبول فرماتے ہوئے امت مسلمہ کے لیے اسے مفید بنائے تاکہ آپس کی خطا فہمیاں دور ہو جائیں۔ یاد رہے یہ صرف امام شیخ سید یوسف رفاعی کے جذبات ہی نہیں بلکہ انہیں تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کے احساسات کی ترجمانی سمجھا جائے۔

خادم اسلام

ابو عثمان قادری لاہور

۷ جولائی ۱۹۹۹ء بروز اتوار

WWW.HAFSEISLAM.COM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مگر یہی ہے:

قُلْ مَنْ يُرِيدُ لَكُمْ مِنْ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ قُلِبَ اللَّهُ وَإِنَّا أَوْفِيكُمْ
لَعَلَىٰ حَدَقَةٍ أُولَىٰ بِكُمْ مِنْ
قُلْ لَا تُسْأَلُونَ عَنْهُ أَنْبِرُنَا
وَلَا تَسْأَلُ عَنْهُ شَاعُنَا وَلَا تَنْبِرُنَا
بِالْحَقِّ وَهَذَا الْفَتَاخُ
الْعَلِيمُ (سورة الساء ۲۳ ۲۶)

تم فرماؤ کہ جسے جو تمہیں روزی دیتا
ہے آسمان اور زمین سے۔ تم خود ہی
فرماؤ اللہ اور بے شک ہم یا تم یا تو ضرور
ہم سے پر ہیں یا کھلی گمراہی میں۔ تم
فرماؤ ہم نے تمہارے گمان میں اگر
کوئی جرم کیا تو اس کی تم سے پوچھ نہیں
اور نہ تمہارے کرتوتوں کا ہم سے
سوال۔ تم فرماؤ کہ اگر اب ہم سب کو جمع
کرے گا پھر ہم میں سچا فیصلہ فرما دے
گا اور وہی ہے جو انہما کو پکارتے والا۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
وَالِإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ
الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يُعْطِيكُم لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ
(سورة النحل ۹۰)

بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور
نیکی اور رشتہ داروں کو دینے کے اور منع
فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور
سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم
دھیان کرو۔

تیسرے مقام پر فرمایا

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمُلْكِ الْيَوْمِ
ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ لَقَدْ يَبْتَغُونَ
مِنْ نَاسِي اللَّهِ إِنْ جَاءَ نَصَابٌ
لِيُرْعَوْا يَسْأَلُونَكَ الْأَمْثَالَ
وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّهَادِ

(سورة مؤمن: ۲۹)

اے میری قوم آج بادشاہی تمہاری ہے
اس زمین میں غلبہ رکھتے ہیں تو اللہ کے
عذاب سے ہمیں کون بچالے گا اگر ہم پر
آئے۔ فرعون بولا میں تمہیں وہی سمجھاتا
ہوں جو میری سوچو ہے اور میں تمہیں
وہی بتاتا ہوں جو بھلائی کی راہ ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله والصلاة والسلام على سيدنا رسول الله وعلى

آله وصحبه الكرام ومن والاه

محمد وعلوۃ کے بعد۔

حضرت عقیل داری رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی مروی ہے۔

الدین النصيحة قلنا لمن قال لله
ولكنا به والرسوله ولائمة
المسلمين وعامتهم
(المسلم كتاب الامانة)

اس تہارک ارشاد کے پیش نظر بعد اپنی کتاب ”الرواحم المنع“ اور دیگر اہل علم
کی تصانیف کے صفحہ شہود پر آ جانے کے بعد اس انتظار میں رہا شاید تم صیحت قبول کر کے
اپنے طریقوں اور محاللات میں یکم تہدی سے آؤ گے۔ لیکن یکم بھی حاصل نہ ہوا۔

چونکہ سورۃ العصر کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالْخُسْرَ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفٍ خُسْرٍ
إِنَّ الْبَلْبِئْنَ أَمْسُوْا وَعَسَلُوْا
الضَّالِّبِخَاتِ وَقَسَاوْا يَلْمِزُوْا
وَقَسَاوْا يَلْمِزُوْا

”وہ نادان کی قسم تمام انسان خسارے میں
ہیں مگر وہ لوگ جھڑپا لائے اور یک
عمل کیے اور انہوں نے حق کی تلقین
اور میری تلقین کی۔“

اس لیے میں نے استخارہ کے بعد طے کر لیا کہ میں خیر خواہی کرتے ہوئے تمہاری طرف ایک خط تحریر کروں یہ دعا کرتے ہوئے کہ یہ بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہو اور مجھے اور تم کو وہ حق کو حق دکھائے اور اس پر گامزن رہنے کی توفیق دے اور باطل کو باطل دکھائے اور اس سے دور رہنے کی توفیق دے ہمارے ذہن اس طرح منتشر نہ کرے کہ ہم خواہشِ نفس کی اتباع کرنے لگے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہدایت اور ثواب کی راہ دکھائے والا ہے۔

بتوفیقِ الہی میری گذارشات درج ذیل ہیں

۱۔ توحید پرستوں پر تہمت ہرگز روا نہیں

۱۔ ایسے مسلمانوں پر تہمت بازی جائز نہیں جو توحید پرست ہیں تمہارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں روزہ رکھتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور بار بار بیت اللہ شریف کا یہ کہتے ہوئے حج کرتے ہیں۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
لَا تُشْرِكُ لَكَ شَرِيْكَ اِنَّ
الْحَمْدَ وَالْغِنٰى لَكَ وَالْمُلْكُ
لَا تُشْرِكُ لَكَ شَرِيْكَ

ہم حاضر ہیں اے اللہ ہم حاضر ہیں
حیرا کوئی شریک نہیں ہم حاضر ہیں تمام
عروج و نعت حیرے لیے ہے اور ملک بھی
اور حیرا کوئی شریک نہیں۔

شرعاً ایسے لوگوں کو مشرک قرار دینا ہرگز جائز نہیں حالانکہ تمہاری تمام کتب اور لٹریچر اسی سے مالا مال ہیں۔ آجے دن عید الاضحیٰ کے دن مسجد خیف مقام منیٰ میں اور عید الفطر کو مسجد حرام میں تمہارے خطباء تمام عالم اسلام کے حجاج اور اہل حرمین کے سامنے مسلمانوں پر فتویٰ کفر و شرک لگا رہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے۔ اس کام سے باز رہو کسی بھی مسلمان خصوصاً اہل حرمین کو پریشان نہ کرنا حرام ہے اس بارے میں کتاب و سنت میں جو احکام وارد ہیں ان سے تم بخوبی آگاہ ہو۔

۲۔ خدا را تقلید آئسکی مخالف ترک کرو

تم نے سو فیہ کرام کو کافر قرار دیا پھر اٹھارہ کو بھی تم نے آئسرا بڑا امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کی تقلید سے انکار کر دیا حالانکہ امت مسلمہ کا سوا امام ان بزرگوں کی تقلید کا قائل ہے خود تمہارے بانی مملکت شاہ عبدالعزیز نے مکی قانون میں تصریح کی ہے کہ ہم مذاہب اربعہ پر ہی امتداد کریں گے خدا را تقلید کی مخالفت ترک کرو۔

جو شخص اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرتا ہے وہ مرتد کہلاتا ہے اور اس کا خون مباح ہو جاتا ہے اپنے نبی مصطفیٰ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی سامنے رکھو جو حضرت ابن عمر اور حضرت جریر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

لا ترجعوا بعدی کلاناً مضروب
بعضکم رقاب بعض
بصرے بعد کفر اختیار کر کے ایک
دوسرے کی گردنیں نازانے۔

(بخاری کتاب العن، المسلم کتاب الایمان)

۳۔ مسلمانوں کی تکفیر سے باز رہو

تم نے ان اسلامی جماعتوں، اداروں اور شخصوں کو کفر قرار دیا ہے وہیں اور شیطانی کردہ کہنا شروع کر دیا جن کا مقصد اعلاء کلمۃ اللہ مکی کا حکم دینا اور بدعتی سے روکنا تھا۔ مثلاً تبلیغی جماعت، اخوان المسلمین، تنظیم دیوبند (جو ہندوستان پاکستان اور بنگلہ دیش میں ہے) اور ان مکلوں کی سوا امام عظیم جماعت (بریلوی) پر فتویٰ لگا دیا۔ تم ایسی کتب اور کیسٹ بھجوا رہے ہو جن میں مختلف زبانوں میں مسلمانوں کی ہی (کثیر رقم خرچ کر کے) تکفیر کی گئی ہے جیسا کہ تم نے ابولکھنؤ دہلی اور اباحیہ میں کتاب شائع کی ہے جس میں وہاں کے باشندوں کو کافر

قرار دیا گیا ہے حالانکہ وہ بھی مجلس التعاون میں تمہارے ممبر ہیں۔ رہی جامعا ازہر اور وہاں کے علماء تو ان پر تو تمہارا حملہ مسلسل جاری رہتا ہے۔

۴۔ مخصوص ذہنیت کے حامل مولویوں کو مسلط نہ کرو

تم نے مثلاً محمد جمیل زینہ طلی، عبدالرحمن دمشقی، ابوبکر جزائری اور دیگر وکیلہ خوار مولویوں کو ان جید علماء و مفکرین پر مسلط کر رکھا ہے۔ عظیم محدث سید عبداللہ صدیق غفاری، شیخ محمد متولی شعرادی، ڈاکٹر محمد سعید رمضان المومنی، شیخ عبدالفتاح ابوندہ، شیخ محمد علی صابونی، سید محمد علوی، ناگنی، ڈاکٹر عادل عزیزہ، شیخ سعید حوی، شیخ محمود سعید صمدی اور عالم اسلام کے دیگر جید علماء اور ان کی مال، کتب اور دیگر ذرائع سے مدد کرتے ہو۔ اس کے علاوہ موسم حج وغیرہ میں مختلف لٹریچر جو غلط اور فرقہ واریت پر مشتمل ہوتا ہے تقسیم کیا جاتا ہے حالانکہ وہ اوقات رحمت الہی کے حصول کے ہوتے ہیں۔

۵۔ حدیث پاک کے غلط مفہوم سے بچو

حدیث شریف کا جملہ:

”ہر بدعت کراہی ہے۔“

کل بدعة ضلالة

کو بغیر سوچے سمجھے دوسروں پر فٹ کر دیتے ہو حالانکہ تمہارے اپنے اعمال ایسے ہیں جو سنت نبوی کے خلاف ہیں تم تنہا نہیں برا چاہتے ہو اور نہ ہی انہیں بدعت شمار کرتے ہو ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

۶۔ بعد از نماز عشاء مسجد نبوی کو بند کرنا ترک کر دو

تم نماز عشاء کے بعد مسجد نبوی شریف بند کر دیتے ہو حالانکہ یہ بندش تم سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ تم لوگوں کو وہاں رات کے احکاف اور تہجد سے منع کرتے ہو تمہیں اللہ تعالیٰ کا

یہ فرمان پانچویں رہا۔

وَمَنْ أَحْلَمَ بِمَنْ مَنَعَ سَنَاجِدَ اللَّهِ
أَنْ يُدْعَى بِهَا اسْمُهُ وَيُحْيَى
خَرَابُهَا أَوْ يُلْقَى تَاخِثًا لَّهُمْ أَنْ
يُدْخِلُونَهَا إِنْ تَخْلَقِينَ لَهُمْ
الْفُتُنَا يَجْزَى وَلَهُمْ فِي الْأَعْرَافِ
عِلَاقٌ عَظِيمٌ (البقرہ: ۱۱۳)

”اگر اس سے بڑھ کر عالم کو ان جہانوں کی
مسجدوں کو روکے ان میں نام خدا لیے
جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش
کرتے ان کو نہ پہنچاتا تھا کہ مسجدوں میں
جائیں مگر فرماتے ہوئے ان کے لیے
دنیا میں رسوا کی ہے اور ان کے لیے
آخرت میں بڑا عذاب ہے۔“

۷۔ نجد کی بجائے حجازی لیے میں اذان جاری کرو

حجاز کے مسؤلوں کو تم نے اس لیے کہا کہ پابند کر رکھا ہے جو فتح کا ہے۔ یا کہ عہد اذان کا
نام مقرر ہے اور تمہاری کوشش ہوتی ہے کہ اذان کو خوب طریق کیا جائے اور آواز کو دلکش بنایا
جائے خواہ مخواہ جی بگڑ جائیں۔

۸۔ حرمین شریفین میں عالم اسلام کے مقتدر علماء کو وعظ و درس کی اجازت ہونی چاہیے
تم نے حرمین شریفین میں وعظ و درس پر پابندی لگا رکھی ہے خواہ وعظ و درس عالم
اسلام کا بڑا عالم ہی کیوں نہ ہو بلکہ علماء حجاز و اقسام پر بھی پابندی ہے جب تک تمہارے
لہجہ و کلام ہو اور اس کے پاس تمہاری طرف سے مہر شدہ اجازت نامہ نہ ہو تم دوسروں کو فتح
کرتے ہو خواہ وہ جامعہ ازہر کا سربراہ ہی کیوں نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لہجہ میں
اس قدر فلوں کرو اور علماء اسلام کے ہارے میں حسن سخن سے کام لینا شروع کرو۔

۹۔ مکہ اور مدینہ میں کسی بھی مسلمان کی تدفین کو مت روکو

شہر مدینہ منورہ اور مکہ المکرمہ سے باہر فوت ہونے والے کو تم وہاں دفن نہیں ہونے دیتے حالانکہ یہ دونوں مقامات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے پسندیدہ شہر ہیں تم ان شہروں میں تدفین روک کر امت مسلمہ کو ان کی برکات و ثواب سے محروم کرتے ہو حضرت عبداللہ بن عدی زہری رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام حذوہ میں سواری کی حالت میں یہ فرماتے ہوئے سنا۔

واللہ انک لخبیر ارض اللہ
واحب ارض اللہ الی اللہ ولولا
اخرو جت منک ما اخرو جت
”اللہ کی قسم اے کہ تو اللہ تعالیٰ کی افضل جگہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمام زمین سے محبوب ہے اور اگر تجھ سے مجھے نہ نکالا جاتا تو میں یہاں سے ہرگز نہ نکلتا۔“

(مسند احمد ۳۰۵۲، الترغی باب فضل مکہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو مدینہ میں فوت ہونے کی طاقت
من استطاع ان یموت بالمدينة
فلیمت بها لیس فی الشفع فمن
یموت بها
”جو مدینہ میں فوت ہونے کی طاقت رکھتا ہے وہ یہاں ہی فوت ہو کیونکہ میں اس میں فوت ہونے والے کی شفاعت کروں گا۔“

(مسند احمد ۲۰۲، الترغی باب فضل المدینہ)

۱۰۔ بارگاہ نبوی ﷺ میں خواتین کی حاضری پر پابندی کیوں؟

تم خواتین کو حضور ﷺ کے مواجہہ شریف کے سامنے جانے سے روکتے ہو اور

مردوں کی طرح سلام نہیں عرض کرنے دیجئے ہو۔

اگر چہ ہمارے بس میں ہو تو تم محارم کے ساتھ خواتین کو بیت اللہ کا طواف بھی نہ کرنے دو حالانکہ تمام اسلاف اور مسلمانوں کا عمل اس کے خلاف رہا ہے تم باصصت اور عقیدہ خواتین کو بھی جھڑکتے ہو اور انہیں حقیر سمجھتے ہو۔ پردے کے باوجود انہیں مسجد کی زیارت سے منع کرتے ہو اور انہیں شک کی نگاہوں سے دیکھتے ہو یہ عمل سخت بدعت مذمومہ ہے کیونکہ حضور ﷺ اور سلف صالح کے دور میں ایسا نہیں تھا یہ تم نے ایجاد کیا۔ حضور ﷺ کے پیچھے نماز میں تو صورت حال یہ تھی کہ پہلی صف میں مرد اس سے شغل بچے کی اور اس سے شغل خواتین کی بلا پر دو صف ہوا کرتی تھی۔

عالم اسلام سے آئی ہوئی خواتین مرکز اسلام سے کیا تاثر لے کر جاتی ہوں گی کبھی تم نے اس پر غور کیا؟

۱۱۔ مواجہہ شریف کی طرف پشت کیسے بے ادب شرطے فوراً ہٹاؤ

تم نے مواجہہ شریف میں وعظہ خوار جاہل تیوری چڑھانے والے کفرے کر رکھے ہیں جو مصطفیٰ ﷺ کی طرف پشت کیسے ہوتے ہیں اور ان کے چہرے زائرین کی طرف ہوتے ہیں اپنے تیوری والے چہروں کے ساتھ زائرین کو ایسے دیکھتے ہیں جیسے وہ سارے کے سارے شرک اور بدعت کے سرگب ہورہے ہیں انہیں بکراتے ہیں زبردستی جوتوج کرتے ہوئے جھڑکتے ہیں بلکہ لڑے مارے ہیں زائرین کو جھڑکتے ہوئے آوازیں بلند کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس مبارک فرمان کو بھولے ہوئے ہیں۔

بِأَيْدِيهِمُ الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا
 أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا
 تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ
 بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ
 أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۚ إِنَّ
 الَّذِينَ يَفْعَلُونَ أَصْوَاقَهُمْ عِنْدَ
 رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
 امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ
 مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۚ إِنَّ الَّذِينَ
 يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الشَّجَرَاتِ
 اتَّخَذُوهُمْ لَا يَفْقَهُونَ

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ
 کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی
 آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر
 نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے
 سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل
 اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو
 بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست
 کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ
 ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے
 لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور
 بڑا ثواب ہے۔“

(الحجرات: ۴۳-۴۲)

یہ قرام حکمر کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کے سامنے ان کے مہمانوں زائرین اور
 خیمین کی امانت کے ہیں اور آپ ﷺ کی اس آرام گاہ کے سامنے سب کچھ ہوتا ہے جس
 کے بارے میں حجابہ کے شیخ امام ابن عقیلؒ نے کہا کہ یہ مقام قرام مقامات سے افضل ہے
 شیخ ابن قیمؒ نے ”بدائع الفوائد“ میں ان سے نقل کیا شیخ ابن عقیل کا بیان ہے مجھ سے کسی نے
 پوچھا۔

ایسا الفضل حجرۃ النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم او الکعبۃ؟
 کیا حجرۃ نبوی ﷺ افضل ہے یا
 کعبہ؟

تو میں نے کہا اگر حیرى مراد محض حجرہ ہے تو کعبہ افضل ہے اور اگر حجرہ میں جو کچھ

چہ وہ مراد ہے تو

والله ولا العرش وحملته ولا
جنة عدن ولا الافلاك الدائرة
لان بالاحجارة جسد نوروز
بالكوهين لوزج

”اللہ کی جسم! اس کا مقابلہ عرش! اس
کے ماطین! جنت عدن اور افلاک نہیں
کر سکتے کیونکہ اس میں وہ جسد اطہر
ہے اگر دونوں جہانوں سے اس کا
موازنہ کیا جائے تو وہ پھر بھی وزنی

ہے۔“

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ان البقعة التي فيها جسد النبي
صلى الله عليه وسلم الفضل من
كل شيء حتى الكون والعرش
ثم المسجد النبوي ثم
المسجد الحرام ثم مكة

”جس نکور زمین میں نبی کریم ﷺ کا
جسد اطہر ہے وہ ہر شے سے حتیٰ کہ کبریٰ
عرش سے بھی افضل ہے اس کے بعد
مسجد نبویؐ پھر مسجد حرام اور پھر مکہ
الکرمہ۔“

(بدائع الزوائد ۳-۱۳۵)

۱۲۔ خواتین پر جنت البقیع کی زیارت کی خود ساختہ پابندی ختم کرو

تم بغیر قطعی اور حتمی شرعی دلیل کے خواتین کو باقیع شریف کی زیارت سے روکتے
ہو۔ مسلمانوں کو مسجد وودعت کے علاوہ زیارت نہیں کرنے دیتے حتیٰ کہ لوگوں کو کسی جنازہ کا
انتظار کرنا پڑتا ہے تاکہ اس کے ساتھ باقیع میں داخل ہو کر زیارت کریں نہ یہ منورہ میں تم
نے متعین کو زیارت کر دینے سے روک دیا ہے جس سے وہ مالی بد حالی کا شکار ہیں۔ حالانکہ
ان کے بغیر لوگ پریشان ہوتے ہیں کیونکہ انہیں پتہ ہی نہیں چلتا کہ اہل بیت کرام کی قبور

کون سی ہیں اور امہات المؤمنین اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی کون سی ہیں؟ یہ ایسا ظلم و زیادتی اور قہر و تکبر ہے جسے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہرگز پسند نہیں فرماتے، اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اس حرکت سے باز آ جاؤ۔

۱۳۔ مشاہیر امت کی قبور کو شہید کرنے کی جسارت کیوں؟

تم نے صحابہ امہات المؤمنین اور اہل بیت اطہار کی قبور کو منہدم کر کے (جنت البقیع اور العلنی کو) چٹیل میدان بنادیا ہے جس کی نشاندہی وہاں ٹکڑے ہوئے پتھر کر رہے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا یہاں کون آرام کر رہا ہے اور یہ کس کی قبر ہے؟ بلکہ بعض قبور (مثلاً مقام ابراہیم میں رسالت مآب ﷺ کی والدہ ماجدہ کی قبر) پر تم نے بلند و زبر مجسودیا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ کیا تم اس سبب عمل کو ہمیشہ منع کرتے رہو گے۔

حالانکہ شرعی دلائل کی بنا پر قبر کا ایک بالشت تک اونچا بنانا جائز ہے۔ حضور ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے چچو بھی زاد بھائی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دفن فرمایا اور ان کی قبر پر بڑا پتھر نصب کرتے ہوئے فرمایا۔

اعلم بہا قبر انبی و اولیاء اللہ من مات من اہلی ذریرہ بخار ہا ہوں اور آنکندہ اہل بیت میں سے فوت ہوئے والوں کو ان کے پاس دفن کروں گا۔“

حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا۔

استادہ حسن اس حدیث کی سند حسن ہے۔ (الشفیص المیز ۲-۱۴۱)

حضرت خواجہ بن زید تابعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں لوجوان تھے۔

وان اشهدنا وثبة الذي يحب قبر
 عثمان بن مظعون حتى يجاوزہ
 "اور ہم سے زیادہ چلا گیا لگانے والا
 وہ ہوتا جو حضرت عثمان بن مظعون کی
 (البخاری: کتاب الجنائز)
 قبر پر نصب شدہ چتر کو چلا گیا جاتا۔"

امام بخاری نے صحیح کے جنازہ میں باب الجریۃ علی قبر (قبر پر شارع کا نصب کرنا)
 میں اسے بطور مطلق ذکر کیا، حافظ ابن حجر لکھتے ہیں حضرت خاجہ بن زید بن ثابت انصاری
 ثقہ تابعی اور مدینہ کے فقہاء مسجد میں سے ہیں۔ امام بخاری نے اسے تاریخ صغیر میں
 بطریق ابن اسحاق بطور متصل ذکر کیا ہے اس حدیث سے واضح وثابت ہو جاتا ہے کہ قبر کو
 زمین سے بلند اور اونچا بنانا جائز ہے۔ (فتح الباری ص ۶۶۵)

۱۳۔ توسل زیارت اور میلاد کے قائلین کو سزا نہیں دینا کہاں کا انصاف ہے
 تم نے حرم نبوی کے ساتھ پرانے حصہ میں ادواب بقیع کے پاس ایک دفتر قائم کر
 رکھا ہے جس میں تم ایسے لوگوں کو بکڑ کر لاتے ہو جو وسیلہ بنانے والے یا کثرت کے ساتھ
 زیارت کے لیے آئیں یا خشوع اور رقت کے ساتھ ماضی دینے والے ہوں یا مواجد
 شریف میں حضور ﷺ کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے والے ہوتے ہیں تمہاری
 مقررہ کمیٹی ان سے زیارت، توسل اور میلاد کے حوالے سے پوچھ گچھ کرتی ہے جنہیں تم
 اپنے مخالف باتے ہو انہیں قید میں ڈال دیتے ہو اس کی اقامت فتنہ اور اسے شہر بدر کر دیتے
 ہو مگر ان کے یہ امور عبادہ حق کی حجاب کے ہیں بھی احتساب و مہار کا رجحان کھینچتے ہیں اور ان کی بنا
 پر کسی بھی مسلمان کی تکفیر اور اسے سزا دینا ہرگز جائز نہیں مجھے ایک ایسے ہی نہایت ثقہ قیدی
 نے بتایا کہ پورا مہینہ میرے ہاتھوں میں حتیٰ کہ وضو اور نماز کے وقت بھی جھکری لگی رہی۔ ہر
 عمل حتیٰ کہ قرآن کریم کی تلاوت بھی میرے لیے ممنوع تھی۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو آج کے ظلم
 کا بدلہ دوزخ قیامت متحدہ تاریکیوں کی صورت میں بھگتنا پڑے گا۔

پھر یہ عمل اس (نبی کی مسجد) میں کہاں جائز ہو سکتا ہے جس کی ذات کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے جن کا اپنا ارشاد ہے۔

انما الارحمة مهداة
 "میں سراپا رحمت (ہدایت) ہوں۔"
 (شعب الایمان بخلفی ۲-۱۶۴)

امام حاکم نے اسے مستدرک (۱-۲۵) میں نقل کر کے صحیح قرار دیا اور امام ذہبی نے ان سے موافقت کی۔

جس ذات اقدس کو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے لیے رحمت بنایا ہے اس کی رحمت کا عالم ان مسلمانوں پر کس قدر ہوگا؟ جن کے ساتھ تم ان کی مبارک مسجد اور ان کے پڑوس میں اس قدر غلط اور سخت معاملہ کرتے ہو ان کا فرمان مبارک ہے۔

الانبياء اسياء على قبورهم
 "تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبور میں
 زبردستی اور وہ نماز ادا کرتے ہیں۔"
 (حیاء الانبیاء للعلوی ۱۵۱ مستدرک بو یعلیٰ ۶-۱۳۷)

امام بخاری نے اسے صحیح الزوائد (۸-۲۱۱) میں نقل کر کے کہا اسے ابو یعلیٰ اور یزید نے روایت کیا اور ابو یعلیٰ کے درجہ عالمتقد ہیں۔

آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے۔
 ان الله عز وجل حرم على
 الارض ان تاكل اجساد الانبياء
 "اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کے
 جسم کا کھانا حرام کر دیا ہے۔"
 (مستدرک ۳-۸)

امام حاکم امام ذہبی اور امام نووی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۵۔ مسجد کی نئی تعمیر سے روکنا

تم نے اہل بدینہ میں سے ایک صالح شخص کو اپنے خرچ پر جیل خندق پر مسجد اہل کبر
 صدیق رضی اللہ عنہ کو گرا کر دوبارہ بنانے کی اجازت دی لیکن جب مسجد گر گئی تو تم نے
 دوبارہ بنانے سے روک دیا کیونکہ تم غزوہ خندق کی مساجد مسجد کی زیارت کو بدعت قرار
 دیتے ہو لیکن ان کے گرا دینے کا بھی ارادہ رکھتے ہو۔

۱۶۔ کتب درود و سلام پر پابندی کیوں؟

تم درود پاک کا مجموعہ دلائل الخیرات، از شیخ عارف باللہ محمد سلیمان جردولی مدنی اور
 اسی طرح کی دیگر کتب کا داخل اور پڑھنا ممنوع قرار دیتے ہو حالانکہ تمہارے علم میں ہے کہ
 تمہارے پاس ایسی کتب رسائل اور لٹریچر آتا ہے جو شرعاً ممنوع و نا پاک ہے تو زور اللہ تعالیٰ
 ہے۔

۱۷۔ غیر شرعی مجالس پر پابندی کیوں نہیں؟

تم پاسوی کرتے ہو پیچھا کرتے ہو اور تلاش کرتے ہو ان لوگوں کو جو سرور
 عالم ﷺ کی محافل میلاد ہاتے ہیں اور ان میں کوئی غیر شرعی حرکت بھی نہیں ہوتی لیکن تم
 ان مختلف رنگ رنگ مجالس کے خلاف بھی بات نہیں کرتے جو سرسبز و لعل پر مشتمل ہوتی
 ہیں یا نہ تو ایک ہی ہوتا ہے یا ہے مذکور۔ کیا مومن محبت کی تذلیل اور فاسق و باغی شریعت کی
 عزت جائز ہوتی ہے؟

۱۸۔ اپنی رائے دوسروں پر مسلط کرتے ہو

تم آخر مساجد کو ناز و نفرت میں قوت پانے سے بدعت جانتے ہوئے منع کرتے
 ہو حالانکہ تم جانتے ہو آخر یہ میں سے دو بزرگ حضرت امام شافعی اور امام مالک رضی اللہ
 عنہ کے نزدیک شرعاً یہ جائز ہے تو اپنی رائے کو دوسرے مسلمانوں پر مسلط کرنے کا کیا جواز

ہے؟ کیا تمہیں خدا کا خوف نہیں۔

۱۹۔ علماء حجاز و احساء کا کوئی حق نہیں

تم حرمین شریفین میں صرف نجدی علماء کو ہی امام مقرر کرتے ہو اور دوسروں کو حتیٰ کہ علماء حجاز و احساء کو بھی یہ منصب نہیں دیتے کیا یہی انصاف ہوتا ہے؟ کیا یہ (امامت نجدی) ضروریات دین میں سے ہے اللہ تعالیٰ سے ڈر کر انصاف سے کام لو کیونکہ وہ انصاف والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔

۲۰۔ آثار نبوی کو مٹانے کے بجائے پورا پورا تحفظ دو

تم مدینہ منورہ سے خصوصاً اور حرمین شریفین میں عموماً آثار نبوی ﷺ اور آثار صحابہ کو چن چن کر مٹانے کے لیے کھال چلا۔ تے ہو۔ قریب ہے کہ مسجد نبوی شریف کے علاوہ وہاں کچھ بھی نہ رہے تمام اقوام بطور یادگار مہرت و نصحت اور اپنے روشن ماضی کی خاطر آثار کو محفوظ رکھتے ہیں تم تو ہر نیکائی کو شرک جانتے ہو خواہ وہ معلومات کے لیے ہو یا زیارت کے لیے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کا حکم دے رکھا ہے کہ شرکین کے علاقوں اور آثار کے دیکھنے کے لیے نکلو اور ان سے مہرت چکو مثلاً عاز قسود جو مدینہ منورہ کے قریب دیار صالح اور علاقہ میں موجود ہیں اور یہ ہمیشہ سیاحین کی آمد کا مرکز ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔۔۔

”تم سے پہلے کچھ طریقے برتاؤ میں
آپکے جن تو زمین میں چل کر دیکھو کیسا
”لقد اختلفت من قبلکم سنن
فسبروا فی الارض فانظروا
کیف کان عاقبة المکذبین
دوسرے مقام پر فرمایا:

”انجام ہوا بظلالہ والوں کا۔“

قَوْلُهُمْ يَسْأَلُونَ إِبْرَاهِيمَ
فَيَسْأَلُهُمْ عَنِ آلِهِمُ الْمُتَّبِعِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ عَنِ الْوَالِدِ الْأَشَدِّ
فَوْقَهُ وَالْأَوَّلِ مِنَ الْأَرْضِ
الَّتِي بَدَلُوا بِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ
الْعَالَمِينَ وَإِنْ ذَلِكَ يَتَّبِعُهُمْ
تَتَّبِعُهُمْ وَهُمْ بِالْآيَاتِ فَكَفَرُوا
فَتَأْخُذُهُمُ السَّلَاطَةُ إِنَّهُ لَوِثِّي حَبِيبَتِي
الْبَقَابِ (المومن: ۲۲-۲۱)

”تو کیا انہوں نے زمین میں سطرہ
کیا۔ کہ دیکھتے کیا انہام ہوا ان سے
انگوں کا۔ ان کی قوت اور زمین میں جو
نکلیاں چھوڑ گئے۔ ان سے دائرہ تو
اللہ نے انہیں ان کے گناہوں پر پکڑا
اور اللہ سے ان کا کوئی بچانے والا نہ
ہوا۔ یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان
کے رسول روشن نکلیاں لے کر آئے
پھر وہ نکر کر گئے تو اللہ نے انہیں پکڑا
بے شک اللہ دیر دستہ سخت عذاب
والا ہے۔“

تیسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

WWW.AFSEISLA.COM

أَلَمْ يَأْتِيَكُمُ نُبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
 قَوْمُ نُوحٍ وَ عَادٍ وَ قَوْمُ
 لُوطٍ لَمْ يَأْتِيَهُمْ إِلَّا اللَّهُ
 بِجَاءَتْهُمْ وَ مُلْهُمُ بِالْبَيِّنَاتِ لَقُوا
 أَيْدِيَهُمْ لِيَسْزِلَ اللَّهُ بِهِمْ
 كُفْرَهُمْ بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَلْغِي
 ثُ كَذِبٍ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ
 مُرْتَبِطٌ ۝

(ابراہیم: ۹)

کیا تمہیں ان کی خبریں نہ آئیں جو تم
 سے پہلے تھیں۔ نوح کی قوم اور عاد اور
 ثمود اور لوط ان کے بعد ہوئے انہیں
 اللہ ہی جانتے ان کے پاس ان کے
 رسول روشن دلیلیں لے کر آئے تو وہ
 اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف لے گئے
 اور بولے ہم منکر ہیں۔ اس کے جو
 چہارے ہاتھ بھیجا گیا اور جس راہ کی
 طرف ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں وہ
 شک ہے کہ بات کھلتے نہیں دیتا۔

تو مسلمانوں کو آثار اور مقامات مثلاً میدان احد بدر حدیبیہ حنین اور احزاب
 وغیرہ کو دیکھنے سے کیوں منع کرتے ہو؟ حالانکہ ان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ان خصوصی دنوں سے
 ہے جن میں اس نے اپنے رسول ﷺ کی اور اپنے صالحین کی مدد فرما کر شرک اور مشرکین
 کو شکست عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صاحب عقل و شعور بننے کی کوشش کرو تا کہ تم پر
 رحم کیا جائے۔

۲۱۔ ناصر الہانی جیسے ضدی کو شاہ فیصل کی طرح تم بھی دھتکار دو

تم نے ناصر الہانی کو پناہ دے رکھی ہے اور تم اس کی مدد کرتے ہو اس کی کتاب
 احکام الہما غر و بدھما کی اشاعت پر بڑے خوش ہو جس میں اس نے اسلامیہ یہ کہا ہے کہ نبی
 اکرم ﷺ کے مزار اقدس کو مسجد شریف سے نکال دو تم نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں
 اسے استاد اور اس کی مجلس اعلیٰ کا رکن بنا رکھا ہے۔

حالات کا شہ فیصل نے تو اسے ساتھیوں سمیت وہاں سے دھکا دیا تھا لیکن تم نے اسے دوبارہ پھر وہی منصب دے دیا اس کی فاسد کھب کی وہاں اجازت ہے حالانکہ ان میں عالم اسلام کے عظیم اہل علم پر سخت تنقید اور حملے ہیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: مجتہد الاسلام امام غزالی شیخ عبدالقادر ابونعیم شیخ محمد طوی مائلی شیخ سعید حوی شیخ ابوالحسن عمادی اور شیخ محمد رمضان البعلبکی۔ کہاں کیا تھا یہ بدلہ و انصاف؟

۲۲۔ تم اپنے پالتو گستاخ اولیاء عبدالرحمان عبدالخالق کی رسی سخت کرو تم نے البانی کا شاگرد اور وکیل عبدالرحمن عبدالخالق کو کتے میں پال رکھا ہے تمہارے ماننے والے اس کے پاس آ کر اس کی کال دے کرتے ہیں اس نے اپنی کتاب "فتاویٰ الصوفیہ" میں تمام اولیاء و علماء پر شدید حملے کرتے ہوئے انہیں کمرہ اور فرقہ ہائے مذہبی کے ذریعہ قرار دیا ہے اگر کوئی اس سے بچا ہے اور اس نے اس کی تعریف کی ہے تو وہ انہیں جیسے زچہ نامی اور تمہارے مستعد ملا ہیں۔ کج حدیث قدسی میں ہے:

من عداوی لی ولہا فقد اذنت
والحروب
"جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی میں اس سے اطلاع جنگ کرتا

(البخاری: کتاب الرقاق)۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ایسے عمل سے رک جاؤ۔

۲۳۔ مسجد نبوی شریف سے رنگ و روغن کے موقع پر تنقید اشعار مستثناؤ تم ہر سال رنگ و روغن اور اضافہ کے موقع پر مسجد نبوی شریف کے مختلف کھڑا دیواروں اور گنبدوں میں سے آثار اسلام اور قصائد لکھتے مار رہے ہو تم نے قصیدہ بردہ از امام یوسفی کے متعدد اشعار کو مٹانے پر مل گئے تھے جو سادھ شریف میں تحریر ہیں جنہیں

دیگر مفسرین کے علاوہ حافظ ابن کثیر نے بھی نقل کیا ہے:

يَا عَصْرَ مَنْ دَلَسَتْ بِالسَّاعِ اصْطَحَمَ

لَطَابَ مَنْ طَبَّهِنَّ السَّاعِ وَالْأَكَمَ

لَفْسَى الْغَدَاءِ لِقَبْرِ ابْنَتِ سَاكَمَ

لِيَهْ الْعَصَافُ وَلِيَهْ الْجُودُ وَالْكَرَمَ

(اے وہ مبارک ہستی جس کا جسم اقدس یہاں مدفون ہے اس کی خوشبو سے کوہ دامن تھک رہے ہیں آپ کے حزار عالی پر میں قربان ہو جاؤں اس میں کس قدر پاکیزگی دیکھنا۔ اور جو وہ کرم علی ہے۔)

اگر خادم حرمین شریفین شاہ فقہ اس عمل سے تمہیں متنب کرنا تو تم کر گزرتے مگر اے جب خیر پہنچی تو اس نے دوبارہ وہاں تحریر کا حکم دیا یہ کس قدر بے وفائی ہے اپنے کریم نبی ﷺ سے جو تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان واسطہ ہیں تمہارے اور ان کے درمیان کون سا طرہ ہے؟ تم تو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو مبرا نہ سمجھتے ہو۔

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (التوبہ: ۶۱)

”اور جو رسول اللہ کو ایذا پہنچاتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا

”بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

(الاحزاب: ۵۷)

۱۲۳۔ تم نے حضور ﷺ کے دروفاطہ کو مسجد نبوی سے خارج کرنے کا مطالبہ

اور گنبد شریف کو بدعت کہنے والے شخص کو اعزاز اور ڈگری کیوں دی؟

تم نے قنبل بن ہادی الوندی کو قرازا (جو اپنے مخالف علماء امامت کے صلحاء اور اللہ تعالیٰ کی طرف رحمت دینے والے مسلمانین پہ طعن اور ان کو گالیاں دینے میں خوب شہرت رکھتا ہے) اس پر اس کی کتب اور کیسٹ شامہ ہیں) اسے اجازت دی کہ وہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے ڈگری کے حصول کے لیے اس عنوان سے مقالہ لکھے "حصول النجاة الحسنة على قبر الرسول ﷺ" اور اس کی نگرانی شیخ حماد انصاری نے کی۔ اس نے اس مقالہ میں باگ و دھول لکھا۔ آپ ﷺ کی قبر انور کو مسجد نبوی سے خارج کیا جائے۔ اس نے یہاں قبر اور اس کے گنبد شریف کو بدعت بڑی بدعت قرار دیتے ہوئے اس کے گرانے اور ازالہ کا مطالبہ کیا ہے اس پر تم نے اسے کامیاب قرار دے کر ڈگری عطا کر دی۔

کیا تم ان لوگوں کا احترام کرتے ہو جو رسول اسلام اللہ کے حبیب تمام کائنات کی رحمت اور اللہ تعالیٰ کے ظہیر ﷺ کے ساتھ دشمنی کریں؟

اس شخص کی علماء تربیت کی بنا پر اس کے پیچھڑوں حامیوں نے چند سال پہلے یمن میں عدن شہر میں صالحین کی قبر کو اکھاڑنے کا کام شروع کیا ان میں صالحین کے سربراہ امام ربانی حبیب میروسی حدی بھی تھے۔ جو عدن و حضر موت کے لیے سراپا بدعت ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان خالوں کے سر و سرے کو نہ چلنے دیا اور وہ ان کا مزار اور گنبد بھاڑ دیا گیا اس سے زمین میں سدا و قوت کھڑا ہو گیا۔ ان خالوں نے کدال و غیرہ کے ساتھ تورو کو توڑا حتیٰ کہ اسوات کی ہڈیاں نکال کر ان کی بے عزتی کی جس سے اس علاقے میں کھوار بچ گیا ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ جنہوں نے یمن میں کئی مقامات پر اس عمل میں گریب بھی استعمال کیے۔ یہ

تمام کا تمام تمہارے اعمال نامہ میں محفوظ ہو رہا ہے۔

۲۵۔ شہر نبی ﷺ کو مدینہ منورہ کیوں نہیں مانتے؟

خادم حرمین شریفین شاہ فہد (اللہ تعالیٰ انہیں جزا خیر عطا فرمائے) کے علم سے تم نے جو قرآن کریم کا نسخہ شائع کیا اس کا نام ”مصحف المدینۃ النبویہ“ رکھا نہ کہ ”مصحف المدینۃ المنورہ“ گویا تم مانتے ہی نہیں کہ مدینہ طیبہ بلکہ تمام دنیا آپ ﷺ کی بھٹ اور رسالت کی وجہ سے روشن و منور ہوئی، بہت ہی پہلے ہجرت کے موقعہ پر انصار کی بچیوں نے یہ کہتے ہوئے حضور ﷺ کو خوش آمدید کہا تھا۔

طالع البدر علینا من ثلثة الوداع
وحسب الشکر علینا ما دعا لله
داع
”ہم پروداغ کی کھانوں سے چودھویں
کا چاند طلوع ہوا جب تک اللہ کی طرف
دعوت دینے والے موجود ہیں تا قیامت
ہم پر شکر لانا کرنا لازم ہے۔“

آپ ﷺ بدر ہیں، قمر نور ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

یا ایہا النبی انا ارسلناک
شاهداً ومبشراً ونذیراً وذاخراً
الی اللہ باذنه و سراجا منیراً
(۳۵: الاحزاب)

”اے حبیب کی خبریں بتانے والے
(نبی) ہے جب ہم نے تجھے بھیجا گواہ
بنا کر اور خوشخبری دینا اور ڈر سنانا اور
اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلایا اور
چمکا دینے والا آفتاب۔“

دوسرے مقام پر فرمایا:

قَدْ جَاءَ تَحْتَهُ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ يُقَدِّمُ بِهِ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَمَا أَتَى مِنَ الْكُفْرَانِ إِلَّا يُسْمِرُ بِهِمْ وَسِنَّوًا أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْأَنْفُسِ الَّتِي أُفْلِكَتْ بِهَا النُّفُوسُ بِأَذْيَابِهِ وَقَدْ جِئْتَهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۚ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَكَلِّفُونَ (المائدہ: ۱۶۱۵)

"ہے نیک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے اسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلاستی کے راستے اور انہیں اندھروں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔"

اکثر مفسرین کرام کی تفسیر دیکھو انہوں نے آیت مبارکہ میں نور سے مصطفیٰ ﷺ مراد لیے ہیں یہاں ہم تم سے اس بات پر بحث نہیں کر رہے کہ آپ ﷺ کی ذات شریفہ نور ہے بلکہ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں آپ ﷺ کتاب سنت اور ہدایت بصورت نور و رحمت لے کے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے:

وَيُخَوِّضُهُمْ فِي الْكَلِمَاتِ إِلَى النُّورِ بِأَذْيَابِهِ وَقَدْ جِئْتَهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۚ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَكَلِّفُونَ (المائدہ: ۱۶)

"اور انہیں اندھروں سے روشنیوں کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔"

۲۶۔ کیا تمہارے نزدیک مسجد نبویؐ حرم نہیں ہے؟

حرمین شریفین سے متعلق جو انتظامی کمپنیاں ہیں ان کے ناموں پر ہم امر اور کرے ہوئے کہ شریف کے حوالے سے ریاست الحرم المکی اور مدینہ کے حوالے سے ریاست مسجد نبوی شریف کہتے ہو۔ ریاست الحرم المکی شریف کہنے کے لیے تم تجار نہیں اس طرح شاہراؤں پر جو کہتے گے ہیں ان میں بھی کمی فرق کرتے ہو کیا وجہ؟ مسجد نبوی ﷺ کیوں حرم نہیں؟ اور یہ کیسے حرم نہ ہو؟ حالانکہ رسالت مآب ﷺ نے تمام مدینہ کو حرم قرار دیا

حضرت عاصم بن سلیمان الاحول کا بیان ہے میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا:

احرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدينة؟
 ”کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے؟“

انہوں نے فرمایا: ہاں یہاں سے لے کر وہاں تک حرم ہے۔

جس نے اس میں کوئی بدعت ایجاد کی اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہو! اللہ تعالیٰ اس سے قیامت تک کوئی نفل و فرض قبول نہیں فرمائے گا یہ بہت سخت وعید ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی دوسری روایت میں ہے پھر آپ ﷺ روانہ ہوئے حتیٰ کہ احد سامنے آیا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں! جب شہر مدینہ نظر آنے لگا تو فرمایا۔

اللهم انی احرم ما بین جبلین
 ”اے اللہ! میں تمام شہر کو حرم قرار دے رہا ہوں جیسا کہ ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا اے اللہ! اس کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔“
 ہارک لهم فی مدہم وصاعہم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

المسلمین حرم فمن أحدث فيها حدثا أو أوى محرلا فلعنہ لعلہ واللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منه یوم القیامۃ عدل ولا صرف (المسلم: باب فضل البیۃ)

”مذبحہ حرام کا حرام حرم ہے جس نے اس میں بدعت ایجاد کی یا کسی بدعت کو پناہ دی اس پر اللہ مالا لکھ اور تمام لوگوں کی لعنت اور اس سے اللہ تعالیٰ کوئی نفع و فرب قبول نہیں فرمائے گا۔“

۲۷۔ اکابرین کی کتب میں علمی خیانت اور تحریف ہند کی جائے
جہاں یہ بھی پسندیدہ معمول و طریقہ ہے کہ وہ کتابیں جو مسلمانوں کا حقیقی و علمی سرمایہ و ورثہ ہیں لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے تم ان پر اپنے ملک میں پابندی عائد تو نہیں کر سکتے لیکن ان میں جو چیز تمہیں پسند نہیں اسے حذف کر دیتے ہو یا اس میں تحریف و خیانت کر دیتے ہو مالا لکھ یہ سلف صالحین مصطفین کی آراء پر شرعی اور قانونی ایسی علم و زیادتی ہے جس کے ازالہ و بدلہ کی تمہیں دنیا میں طاقت تو کہاں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پاس آخرت میں بھی نہیں کر سکتے۔

حذف و تحریف کے چند مقامات ملاحظہ بھی کر لو

(۱) امام محمد بن النعمانی کی الاذکار ۳۰۹ میں دارالہدیٰ ریاض سے مہذب القادر
ابن ابی داؤد شافعی کی تحقیق سے شائع ہوئی ص ۵۰ پر امام نے عنوان کا تم کیا تھا۔
تصل فی زیارۃ قبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
”یہ فصل زیارت قبر رسول ﷺ کے بارے میں ہے۔“

مگر تم نے عنوان بدل کر رکھا۔

فصل فی زیارت مسجد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
 (یہ فصل مسجد رسول ﷺ کی زیارت کے بارے میں ہے۔)

۲۔ پھر فصل کی ابتداء اور انتہا سے متعدد طور حذف کر دیں اور سارا حضرت حق کا واقعہ بھی حذف کر دیا حالانکہ اسے امام نووی نے مکمل طور پر ذکر کیا تھا۔ یہ مصنف اور کتاب پر زیادتی و ظلم نہیں تو کیا ہے؟ جب محقق شیخ ارناؤوط سے اس سلسلہ میں رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا یہ تبدیلی و تحریف ناشرین کی ہے بندہ کے پاس ان کی تحریر موجود ہے۔

۳۔ تم نے حاشیہ صادی علی جلائین سے وہ تمام عبارات حذف کر دیں جو تمہیں نہیں پہناتی تھیں۔

۴۔ تم نے فقہ حنفی کی مشہور کتاب حاشیہ ابن عابدین شامی (فتاویٰ شامی) سے وہ فصل ہی خارج کر دی جو اولیاء بادل اور صالحین کے بارے میں تھی۔

۵۔ تم نے آخری طباعت میں فتاویٰ ابن تیمیہ سے دسواں حصہ حذف کر دیا کیونکہ وہ تصوف پر مشتمل تھا۔

۶۔ شیخ ابن باز (جو دارالافتاء کے سابقہ سربراہ تھے) نے یہ چاہا تھا کہ حافظ امام ابن حجر عسقلانی کی کتاب فتح الباری شرح البخاری میں جو اسے ناپسند ہے اس پر حواشی لکھ کر اس کا ازالہ کرے اس نے معاویہ بن سہل کریمین اجزاء پر کام بھی کیا اس کے بعد وہ رک گیا 'ان حواشی کے ذریعے اس نے بہت بڑا شرک و رداہ کھولنے کی کوشش کی۔

یاد رہے کہ امام ابن حجر عسقلانی کے خلاف ایک نجدی نے مکمل کتاب لکھی جس کا نام "الاخطاء للماساب فی توحید الالوہیۃ الواقعہ فی فتح الباری" ہے۔

۷۔ ابوبکر جزائری کو کھڑا کیا گیا کہ وہ قرآن کریم کی ایسی تفسیر لکھے۔ جلالین کے
تبادل ہوا اور لوگوں کو شہرہ میں ڈالتے ہوئے کہا جائے کہ یہ وہی (جلالین) ہے
تاکہ اسے لوگوں میں مقبول کیا جاسکے۔

۲۸۔ خواتین اور محارم

مسجد نبوی شریف میں تم عصمت اور دینی غیرت کے نام پر خواتین کو محارم سے جدا
کر دینے ہونا تاکہ خواتین کے داخل ہونے والے دروازوں پر تم نے مرد ہی کھڑے کیے
ہوتے ہیں کیا وہ دوسروں سے ہر معاملہ میں معصوم ہیں؟ ایسے ہی تم نے دوران طواف مرد
کھڑے کیے ہوتے ہیں جو خواتین کو نکلنے ہوئے کہتے ہیں چہرہ ڈھانپ لوجا تاکہ جمہور علماء
امت کا یہ فیصلہ ہے کہ اس محل (طواف) کی لواجگی کے وقت چہرہ کا کھجرا رکھنا لازم ہوتا ہے۔

۲۹۔ حرم میں گرفتاری

تم ان پر ستم نہیں ہوتے جو حرم مکہ میں لوگوں کو پریشان دھنگ کر رہے ہوتے
ہیں بلکہ ان کے ساتھ جھگڑ رہے ہوتے ہیں اگر کسی کے پاس کافرات نہ ہوں تو گرفتار
کر لیتے ہیں یہ محل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے خلاف ہے۔

وَمَنْ دَخَلَ حَتَّىٰ آمِنًا
”اور جو اس میں داخل ہو گیا اس نے“
”آمین“ (آل عمران ۹۷) آمین

پھر یہ چیز وہاں معتکفین امراء ہیں اور طواف کرنے والوں کے سکون و اطمینان
کو بر باد بھی کرتی ہے۔

۳۰۔ حرام کاری کی ذمہ داری

تمہارے پاس کسی بھی مسلمان دائرہ وظیفی مرد و عورت کو نکاح کی اجازت نہیں

جب تک ان کے پاس دائمی اقامت نہ ہو۔ یہ سراسر بدعت و ظلم ہے۔ اگر وہ آپس میں حرام کا ارتکاب کریں گے تو اس کا گناہ تمہارے ذمہ ہی ہوگا۔

۳۱۔ علماء طلباء کے بارے میں حسن ظن رکھو

تم جامعات سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کی اسناد پر مہر ثبت نہیں کرتے جب تک تم اس کا اس میں امتحان نہ لے لو جو تم نے ”العقيدة الصحيحة“ کے نام سے بنا رکھا ہے تم اس پر اکتفا کیوں نہیں کرتے کہ یہ مسلمان موصوفہ ہے تمہارا یہ عمل سراسر تعصب اور کھانا نا عمل ہے۔

۳۲۔ دفاع کا حق

جب کوئی تمہارے ساتھ کسی بھی موضوع یا مسلک فقہی یا عقیدہ میں اختلاف کرتا ہے تم فی الفور اس کے خلاف کتاب لکھ دیتے ہو اس کی مذمت کرتے ہوئے اسے بدعتی اور شرک قرار دے دیتے ہو اور پھر اسے اپنے دفاع کا یا اس سے برأت کا حق بھی نہیں دیتے جیسا کہ شیخ محمد امجدی کی شیخ ابو نعیمہ شیخ محمد علی سابونی اور کثیر علماء کے ساتھ تم نے کیا۔

۳۳۔ بقیع شریف کا متقل کرنا

تم نے ایک بہت بڑی بدعت کو ایجاد کیا حتیٰ کہ تمہارے پیلوں نے بھی ایسا نہیں کیا وہ یہ ہے کہ تم بقیع شریف کو متقل رکھتے ہو وہاں تدفین سے منع کرتے ہو۔

شاہ فہد کا کارنامہ

تم نے لوگوں کو بقیع میں داخل ہونے اور وہاں آل اطہار، صحابہ، تابعین اور دیگر صالحین کی زیارت سے منع کر دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہاری اقسام کو شش و سنت پر پانی بھیر دیا مبارک باد کا مستحق ہے وہ جس نے یہ بات خادم حرمین شریفین شاہ فہد کو پہنچائی تو انہوں

نے تمہارے عزائم کو خاک میں ملا دیا بلکہ چھ شریف کی توسیع کا حکم دے دیا تاکہ تمہارے پاس انکار کے لیے یہ دلیل ہی شدہ ہے کہ یہاں مسلمان اسوات کے لیے جگہ ہی نہیں۔

۳۴۔ تم نے مسیدہ کے مکان کی جگہ بیت الخلاء بنادینے

تم خوش ہوئے اور معارفہ کیا جب ام المومنین رسول رب العالمین ﷺ کی پہلی زوجہ مسیدہ خدیجہ انکھری رضی اللہ عنہا کا وہ مکان گرایا گیا جو اللہ رب العزت کی طرف سے وحی کا اولین مرکز تھا تم صرف اس کے گرانے پر ہی خاموش نہیں رہے بلکہ اس پر خوش ہو کہ مکان گرانے کے بعد وہاں وضو خانہ اور بیت الخلاء بنادینے گئے۔

اللہ تعالیٰ کا خوف کہاں گیا؟ رسول کریم ﷺ سے حیا کہاں گئی؟

۳۵۔ تم نے ولادت نبوی کی جگہ منہدم کر کے چوپائے کیوں باندھے؟

تم نے پہلے بھی اور اب بھی تمہارا ارادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پتھر آزار کو بھی ختم کر دیا جائے اب وہ مبارک گھڑا ہی رہ گیا ہے جس میں آپ ﷺ کی ولادت مبارک ہوئی تھی تم نے اسے پہلے گرایا تھا اور وہاں چوپائوں کی منڈی و بازار بنادیا تھا پھر کچھ ٹیکہ دل لوگوں نے اسے مکتے کی صورت میں قائم کر دیا اب تم اسے شرفِ قدس اور انتقام کی نظروں سے دیکھتے ہو۔ اور انتظار میں ہو اس پر کوئی آفت کب آئے گی اور چند سال پہلے تمہارے علماء نے ایک قرار داد منظور کر کے مطالبہ کیا تھا کہ اسے گرا دیا جائے۔ (پھرے پاس وہ کیست موجود ہے)۔

ہاں خادمِ حسین شریفین شاہ فہد جو نہایت جلیل صاحبِ سکت اور امور کے اہتمام سے واقف ہیں انہوں نے تمہارے مطالبہ کو ٹھکرا دیا اور اسے مجدد کر دیا۔ ہائے افسوس اس قدر بے ادبی اور بے وقافی اس نبی کریم ﷺ سے جس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے جہیں اور

تمہارے اجداد کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکالنا اے انہوں نے کس قدر بے حیائی ہے اس دن سے جب حوض کوثر پہ حاضر ہوں گے کس قدر بد بختی و شکست ہے کہ یہ فرقہ اپنے نبی ﷺ کو تاپند کر رہا ہے خواہ قول سے یا عمل سے اور اسے حقیر جانتے ہوئے ان کے آثار متاویج ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا قرآن میں حکم ہے۔

وَالْخُلُوعَا مِنْ مَقَامِ اِبْرٰهٖمَ
”اور ابراہیم کے گھڑے ہونے کی جگہ
کو تراز کا مقام بناؤ۔“

اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو حضرت طالوتؑ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارون علیہم السلام کے ساتھ احسان جتلاتے ہوئے فرماتا ہے:

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰیةَ مُلْكِيْكُمْ اَنْ
يَّاتِيْكُمْ التَّابُوتُ فِيْهِ مَبْكِيَّةٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ الْ
مُؤَسِّسُوْهُ وَاَنْ هَآؤُنَ تَحْمِلُوْهُ
الْفَلَاحُكَ اِنْ فِیْ ذٰلِكُمْ لَآیَةٌ لِّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (البقرہ: ۲۴۸)

”اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس
کی بادشاہ کی نشانی یہ ہے کہ آیت
تمہارے پاس تابوت جس میں
تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا
محکم ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں
تکے کہ اس میں بڑی نشانی ہے
تمہارے لیے اگر ایمان رکھتے ہو۔“

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ آیت مذکورہ میں بقیہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چھتری اور
ان کی تلپن مبارک ہیں۔ الخ

اور تم چاہتے ہو تو بخاری شریف کے ان ابواب کی احادیث مجھ پر مہرجن میں
مضمون ﷺ کے آثار اور ان کے بارے میں صحابہ کرام کے اہتمام کا ذکر موجود ہے جس کا دل
ہو گا یا وہ شے سمجھنے کے لیے متوجہ ہوگا اس کے لیے یہ احادیث ہی کافی ہوں گی، مکتبہ اور تدبیر

کرنے والوں کے لیے اس سے زیادہ کی ضرورت نہ ہوگی۔

۲۳۔ کیا تم مجتہد مطلق کا مقام رکھتے ہو؟

تمہارے اسلاف مذہباً حنبلیہ تھے وہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے تابع اور متقلد تھے۔ ابتدائے امت میں کتنی قیمائیں دہیں جب انہیں مبداء لہادی اور ابن قدامت قدس سرہ قدسی اور میان میں ذرگشی مرقی بن یوسف ابن صیرہ و مجاہدی امروادی بعلی جمہوری انہیں مطلقاً ۳ خرمیں محمد بن مبداء و اب اور اس کی اولاد مطلق محمد بن ابراہیم اور ابن حید و غیر ہم۔

لیکن تم نے اس مذہب کو افکار پیچیدہ دیا اور کہا ہم تو سلفی ہیں مبداء صریح بن باز (جن کو فی دار شاد کا سربراہ تھا اس نے محلہ سعودیہ میں کہا کہ میں مذہب و فقہ حنبلی کا التزام اور اس پر اکتفا نہیں رکھتا۔

تم تو صرف کتاب و سنت کا ہی التزام کرتے ہو سبحان اللہ تعالیٰ کیا امام احمد اور دیگر ائمہ کتاب و سنت کا ہی التزام نہیں کرتے تھے؟ کیا تم اور تمہارا شیخ اور قسین مجتہد مطلق کا درجہ رکھتے ہو اور ایسے امام کا مقام رکھتے ہو جو فقہ اپنی رائے پر بھی چلے اور کسی سابق کی اتباع اور تقلید نہ کرے اگر تم یہ دہم رکھتے ہو تو ہم تمہیں بطریق صیحت و خیر خواہی کہنے ہیں کہ اس سے باز آ جاؤ ہم ایسے فرور اور دعویٰ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں ہم اس زمانہ سے پناہ چاہتے ہیں جس کے بارے میں حضور ﷺ نے اپنے ان کلمات مبارک میں ارشاد فرمایا:

ان یمن الساعة ایماہ یزول فیہا
السجھل و یرفع فیہا یعلم و ینکفر
فیہا الھرج
"قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے
جب بھالت عام ہو جائے گی۔ ظلم اٹھ
جائے گا اور فتنہ کثرت سے ہوں گے۔"

(بخاری باب تلجور العین المسلم باب وضع المسلم)

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

ان الله لا يقبض العلم انتزاعا
 ينزعه من العباد ولكن يقبض
 العلم بقبض العلماء حتى اذا لم
 يبق عالما اتخذ الناس رؤوسا
 جهالا فسئلوا فأفتوا بغير علم
 فضلوا واطلوا

”اللہ تعالیٰ بندوں سے علم نہیں جینے کا
 ہاں علماء کو اٹھالیا جائے گا حتیٰ کہ کوئی
 عالم باقی نہیں رہے گا لوگ جاہلوں کو
 سربراہ بنالیں گے اور ان سے مسائل
 دریافت کریں گے اور وہ بغیر علم کے
 فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے
 اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

(بخاری باب کیف يقبض العلم المسلم، المسلم باب رفع العلم)

۳۷۔ امت کے جلیل القدر ائمہ پر حملے بند کرو

تم نے چھوٹے چھوٹے لوگوں اور بے وقوفوں کو امت کے جلیل القدر آئمہ اور
 اسلاف پر حملوں کی اجازت دے رکھی ہے ان میں سے مجتہد الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
 ہیں تم نے محمود دہلوی کی ایسی کتاب شائع کرنے میں مدد دی وہ کہتا ہے کہ میں نے احیاء علوم
 الدین میں حافظ عراقی اور زبیدی کے تحریری کام کو کچھا کر دیا ہے اس کتاب کا مقدمہ پڑھو اس
 نے امام غزالی کو گمراہ اور کھانہ کار تکب قرار دیا ہے۔

اسی طرح تمہارے وسائل سے ایسی کتب شائع ہوئی ہیں جس میں امام ابو الحسن
 اشعری اور ان کے تبعین پر طعن ہے حالانکہ کئی صدیوں سے وہ امت کا سوا امام اعظم ہیں۔ لیکن
 تم نے انہیں گمراہ اور گمراہ کن قرار دے دیا اپنے بحث اسلامیہ کے رسائل کی طرف رجوع
 کرو اسی طرح ستر حوالی کی تنبیح اہل السنۃ والجماعۃ اور دیگر کتب میں دیکھ لو۔

اس بارے میں میں نے خود شیخ عبداللہ عبدالرحمن الترمذی و دیگر اوقاف کو بعض

نہاڑے دکھائے لیکن کوئی تبدیلی نہ آئی۔

۳۸۔ حکمرانوں کی خیر خواہی کیوں نہیں؟

تم نے امراء حکام اور صاحب منصب لوگوں کے لیے مسلمانوں کی نصیحت پر پابندی عائد کر رکھی ہے جو اس کے خلاف کرے گا اس کی معصیت کا تم نے فتویٰ دے رکھا ہے حالانکہ اس وقت مسلمان اور ان کے حکام وعدہ اور اچھی نصیحت کے بہت ہی ضرورت مند ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں اس ذاتِ اقدس ﷺ پر جس نے فرمایا۔

الدین النصيحة فلنا لمن قال لله
ولكنما به ولوسوله وللجنة
المسلمين وعامتهم
”دین سرپا خیر خواہی ہے ہم نے عرض
کیا کس کی خیر خواہی؟ فرمایا اللہ کی اس
کی کتاب بھی اس کے رسول کی آخر
مسلمین کی اور تمام مسلمانوں کی۔“
(المسلم: ۵۵)

۳۹۔ یعنی والا عمل

ارافی رہنما یعنی اور اس کے ساتھیوں نے اس آیت مبارکہ کے تحت اپنے
جانفین پر جہتِ شریعہ قائم کرتے ہوئے ان کی موت کا فتویٰ جاری کیا۔ تم نے اس پر لعن و
لعن کیا۔

www.nafs-e-islami.com

”وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دیئے جائیں یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔“

پھر تم نے خود اپنے دشمنوں مسافروں اور کمزور لوگوں کے لیے اسی آیت کو حجت بنایا (اگرچہ وہ تفرقہ پیرن کا ہی ہو) اس پر قتل کا حکم جاری کیا جاتا ہے۔ اور میں نے نہیں سنا کہ تم نے اس معاملہ میں مجمع اللہ الاسلامی جدہ یا جامعہ ازہر اور اکابر علماء سے اس بارے میں کوئی فتویٰ لیا ہو تم ان قاضیوں کی طرح بھول ہی گئے ہو جن کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اَقْبِلُوا ذَوِي الْهَيْبَاتِ عَشْرَ اَنَهِمِ الْاَلْفِ الْحُدُودِ“

(ابوداؤد کتاب الحد و مسند احمد: ۲: ۱۸۱)

انہی سے یہ بھی مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”حتی الزبح مسلمانوں سے حدود ساقط
کرنے کی کوشش کرو اگر کوئی صورت
خاصی کی نظر تو اسے چھوڑ دو کیونکہ
حکمران کا معافی میں غلطی کر جانا بہتر
ہے اس سے کہ وہ سزا دینے میں غلطی
کرے۔“

ادروا الحدود عن المسلمين ما
استطعتم فان كان له مخرج
فدخلوا مبيداه فان الامام ان
يخطئ في العفو خير ان يخطئ
في العقوبة
(الترغی کتاب الحدود)

حافظ ابن عمر نے تحفیں البحر (۴-۵۶) میں کہا امام بخاری فرماتے ہیں اس
مسئلہ میں سب سے اہم روایت یہ ہے جسے سفیان ثوری نے عام سے انہوں نے ابو داؤد
سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔

ادروا الحدود بالشبهات
ادلوا القتل عن المسلمين
ما استطعتم
”شہادت کی وجہ سے حدود کو ساقط
کر دیا کہ اور حتی الزبح مسلمانوں سے
قتل کی سزا اور رکھو۔“

یہ حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت حاذق رضی اللہ عنہما سے موقوف بھی روایت ہے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بغور موقوف اور منقطع طور پر مروی ہے عمر بن حزم نے کتاب
الاصل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حد کی کتب کے ساتھ موقوف بیان کیا ”ان ابن ابی شیبہ نے
حضرت ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔“

لان الخطئ في الحدود
بالشبهات احب الي من ان
اليعها بالشبهات
”مجھے شہادت کی وجہ سے حدود کے
ساقط کرنے میں خطا کرنا اس سے
زیادہ محبوب ہے کہ میں انہیں شہادت
کی وجہ سے قائم کروں۔“

یہ شیخ حارثی کی سند ابی حنیدہ میں بطریق مقسم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔

تم سب سے سچے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کو پس پشت ڈال چکے ہو۔
 مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ
 نَسَاءٍ أَوْ الْأَزْوَاجِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ
 النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا
 فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا
 (المائدہ: ۳۲)
 ”جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو زندہ رکھا اس نے گویا سب لوگوں کو زندہ رکھا۔“

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔
 اول ما يقضى بين الناس يوم
 القيامة هي الدعاء
 (مسند احمد: ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰)
 ”روز قیامت سب سے پہلے خون اور قتل کے بارے میں حساب ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور حق کے سوا کسی معترم نفس کو قتل نہ کرو۔ روز قیامت افسوس اور حسرت کے اسباب سے بچنے کی کوشش کرو۔

۴۰۔ تمہاری تشدد و آراء کی وجہ سے جو جوان نسل برباد ہوئی

تمہاری تشدد و آراء کی وجہ سے حمیران عیسوی متکول حرم کی اور ان کی جماعت پیدا ہوئی کیونکہ تمہارا اور ان کا شیخ ایک ہی ہے ان کا رہنما بھی وہی ہے جس کی طرف وہ اور شیخ اور جزائری رجوع کرتے ہیں اور وہ تمہاری زیر نگرانی حرم میں کام کرتے تھے مسلمانوں کو ٹھک و پریشان کرتے انہیں ڈانٹ پاتے اور جھڑکتے جب ان کی طاقت قوی ہو گئی اور ان کے ہاتھ لمبے ہو گئے تو انہوں نے پھر وہی کیا جو تمہارے سامنے ہے ان میں کچھ قتل

یہ ارشاد گرامی جس پشت ڈال دیا جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اذا قال الرجل هلك الناس
 "جب آدمی یہ کہے تمام لوگ ہلاک ہو
 لھو اھلکھم
 (الموطا ۶۰۹، مسند احمد ۲۷۳۲)
 ہونے والا ہے۔"

۳۳۔ تم نے حضور ﷺ سے 'جفا کا سبق دیا

تم نے سید المرسلین ﷺ کے شہر مدینہ منورہ میں یحضور مکی قائم کی جس کا نام جامعہ اسلامیہ ہے 'عوام اور علماء خوش ہوئے اور ان کی اولاد یہ ذہن لے کر جامعہ کی طرف بڑھی کہ یہاں سے ہمیں اپنے حبیب ﷺ کی آل اطہار صحابہ اور تابعین..... کی محبت و اتباع میں اضافہ نصیب ہوگا۔ لیکن جب انہوں نے تم سے پڑھا تو تم نے انہیں جفا کا سبق دیا۔

پھر تم نے طلبہ میں سے ایک کو دوسرے پر جاسوس بنایا تاکہ ان طلبہ کے بارے میں اطلاع دیں جن کا نام تم نے قیورین (قبر پرست) رکھا ہوا ہے، یعنی وہ طلبہ جو اکثر سید المرسلین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضری اور سلام عرض کرتے ہیں حتیٰ کہ تم انہیں جامعہ سے نکال بیٹھتے ہو ہاں جو تمہاری مان کے اور تابعداری کر لے جس وہی صادق و امین ٹھہرتا ہے۔

علماء یا قائم بم

جامعہ میں سے جو تمہاری آراء سے معمور ہو کر فارغ ہوتے ہیں تم انہیں اپنے اپنے علاقوں میں داعی بنا کر بھیجتے ہو تاکہ وہ واپس جا کر اپنے آباء و اجداد اور لوگوں سے تجویز اسلام کروائیں کیونکہ وہ تمہارے خیال میں کافر و گمراہ ہوتے ہیں تم ان پر مالی

وٹائف اور لٹریچر کی بھرمار کر دیتے ہو اس سے وہاں ایک قیامت برپا ہو جاتی ہے ان طلبہ اور ان کے آباء و اُمراء اور مسلمانوں کے درمیان عداوت و مخالفت کی جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ گو یہ وہ ناظم ہم بن کر رہا نہیں ہوتے ہیں۔

تم ان طلبہ کے اذہان بظاہر اسلامیہ کے مسلمانوں کے خلاف سو غلن اور حسد و کینہ سے بھر دیتے ہو خصوصاً افریقہ اور ایشیا کے مسلمانوں میں افتراق و انتشار کے کئی معرکے گرم ہو چکے ہیں بلکہ یہ معاملہ تو ان ریاستوں تک جا پہنچا ہے جہاں سے ابھی آزا ہوئی ہیں اور یہاں مسلمان اقلیت میں ہیں مثلاً یورپ امریکہ آسٹریلیا اور دیگر علاقوں میں وہاں بھی یہی خطرناک صورت حال بن چکی ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہی فریاد ہے۔

۴۵۔ تمام صوفیاء مشرک و کافر

ابن تیمیہؒ ابن قیمؒ بلکہ ان سے پہلے بھی کسی نے یہ نہیں کہا کہ تمام صوفیاء مشرک ہیں بلکہ انہوں نے تو یہ کہا کہ صوفیاء کرام میں سے بعض مقام صدیقین پر پہنچے ہوئے ہیں اگر تم نہیں مانتے تو ذمہؒ ابن رحمہؒ تلامذہؒ ابن حمیہؒ اور عارح السالکینؒ از ابن قیمؒ اور دیگر کتب کا مطالعہ کر کے ملاحظہ کرو لیکن تم تو تمام صوفیاء کو کافر قرار دیتے ہوئے انہیں بدعتی و مشرک کہتے ہو۔

یہ بات تمہارا بے احتیاطی اور حماقت سے کہی ہے مثلاً عبدالرحمن مبداء الحقؒ جزاۃ اللہ العزیز و العالیؒ متعلق الدہلی دہائی اور ان کی پارٹی کے دیگر لوگ ہر وقت یہی کہہ رہے ہیں۔

کیا تمہاری یہ آراء ملت صالحین کے تابع ہیں؟ یا تم ان میں منفرد اور انہیں ایجاد کرنے والے ہو کیا اس کے بعد تمہارا اپنے آپ کو سلفی کہلانے کا جواز باقی رہ جاتا ہے حالانکہ تم سے پہلے کسی سلفی نے ایسے علم کا مرکز اور خطاب نہیں کیا؟

۴۶۔ یہ سب کچھ ابن باز اور ابن عثیمین کے کثرت ہیں

یہ غلطی دبا امریکہ اور یورپ میں پہنچی تھی ہے وہاں مسلمانوں کے مدارس اور مساجد میں جھگڑے پیدا ہو چکے ہیں یہ سب کچھ ابن باز اور ابن عثیمین کے تابع ہے صوفیاء اور اہل ذکر کو کافر قرار دیا جا رہا ہے۔ کسی کو اشعری کہہ کر کسی کو ماتریدی کہہ کر اور کسی کو یوہندی اور بریلوی کہہ کر آپس میں لڑ رہے ہیں ایک دوسرے کے پیچھے نماز حرام، رشتہ داری اور نکاح حرام بلکہ دین کی بنیادوں کو ہلایا جا رہا ہے امریکہ میں میری موجودگی میں ایک خطیب کو خطبہ سے صرف اس لیے منع کر دیا گیا کہ وہ صوفی ہے وہاں نمازیوں کے درمیان وہ جھگڑا ہوا کہ تو یہ تو یہ اس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تو یہ کرو جس کا مبارک فرمان ہے۔

وَتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ جَمِيعًا اٰیَةً
الْمُؤْمِنُونَ تَغْلِبُكُمْ فَتَلْبِسُوْنَ
اور اللہ کی طرف سے تو یہ کرو اسے
مسلمانوں سب کے سب اس امید پر
کہ تم قمار چاؤ۔ (النور: ۳۱)

۴۷۔ قتل و غارت کا بازار بند کرو

یہاں تو قتل و غارت کا بازار گرم ہے (حالانکہ اسلام سرِ اُپا سلامتی اور صلح کا پیغام ہے) اور مسلمانوں کی خونریزی کی جرأت خصوصاً جہاز مصر یا حرم مکی میں وقوع پذیر واقعات یہ تمام کے تمام تمہارے فارغ التحصیل طلابہ تمہاری آراء و فکر تمہاری کتب و مطبوعات کے مطالعہ کا نتیجہ ہیں جن کی بنیاد ہی مسلمانوں کے ساتھ سوہ علم ان کو کافر، مشرک اور بدعتی قرار دینا ہے۔

تم خود غور کرو اور لوگ بھی تحقیق کریں اور دیکھیں ان تھکدین میں کوئی صوفی یا ازہری یا اشعری یا آغا عسکری یا محمد بن کی تقلید کرنے والا ہے؟

تم نے انہیں کھانا چھوڑ کر خود غاصوشی اختیار کر رکھی ہے چپ کار روزہ رکھا ہوا ہے۔
انہیں تم کوئی صحت نہیں کرتے اب تباہ کھلی گرائی میں کون ہے؟

۳۸۔ مسلمانوں پر معتزلہ کی تہمت نہ لگاؤ

تم اپنے مخالف مسلمانوں پر فرقہ جمیعہ یا معتزلہ ہونے کی تہمت لگاتے ہو حالانکہ
تم خود جمعیہ ہو اور ان کے ساتھ عقائد میں تم حقیق ہو اور حق یہ ہے کہ تم معتزلہ ہو کیونکہ تم ان
کی طرح ولایت کو لایاؤ گراںست اور حیات موتی کا انکار کرتے ہو اسکی طرح دینی امور غیبیہ
میں عقل کا ہی فیصلہ مانتے ہو۔

قدیمی حکماء و مشہور ہے:

و منی بدلتها واتسلت

”اس گورت نے بیماری بھی لگادی اور

خود چھڑا ہوئی۔“

کسی شاعر نے خوب کہا:

لا تفسد عبد خلق و فانی مثله

عسار خلویک اذا فعلت عظیم

(اس کام سے مت بچ کر جس کو تو خود بجالا رہا ہے اس قدر برائی پر تجھے عار ہونی

چاہیے۔)

رکھا تم حق بننے کے لیے تیار ہو؟

۳۹۔ طریقہ خواراج

تمہارا طریقہ عمل خواراج والا ہے۔ جب تمہارے پاس کوئی مسلمان خصوصاً
عالم علم آتا ہے تو تم اس کے عقیدہ پر بات کرتے ہو کیا وہ سچ ہے یا نہیں؟ اس سے سوال

ان پر گمراہی اور اعلائیہ فکر کی جست و خاشاکی اگر اٹھ چالی کی دہائی کے شامل حال نہ ہوتی "جبکہ میں نے ان کا دفاع کرتے ہوئے "الرد المحتار" تحریر کی اسی طرح دیگر اہل علم نے اپنی اپنی کتب کے ذریعے ان کا دفاع کیا اور خادمِ حرمین شریفین شاہِ فہر نے مداخلت کرتے ہوئے ان کی حفاظت کی اور نہ اب تک وہ خبر ماضی میں پہنچے ہوئے۔

شیخ عبدالرحمن پر پابندی

اسی طرح حرمِ نبوی شریف میں مذاہبِ اربعہ کے علماء درس دیا کرتے ان میں آخری شیخ عبدالرحمن الجبلی شافعی ہیں جن کی کتاب "الطيف السعادي في الاحكام الصحيح والاخصار" ہے تم نے ان کو روکے ہوئے کہا جب تک ابن باز کی طرف سے اجازت نامہ نہیں لاؤ گے تم یہاں درس نہیں دے سکتے لیکن ابن باز نے اجازت نامہ نہ دیا تو وہ بھی روک دیئے گئے۔

شیخ عبداللہ پر پابندی

انہی میں سے صاحبِ تقرری علامہ مفتی شیخ عبداللہ سعید بن لعلی شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، تمہارے مقرر کروہ جاسوس نے انہیں درس سے روک دیا شیخ کے دوبارہ درس شروع کروانے کے لیے ابن باز سے بار بار کہا گیا مگر ناکامی ہوئی ان کے درسِ فاضل سے طلبہ محروم کر دیئے گئے۔

شیخ اسماعیل پر پابندی

ان سے پہلے علامہ مفتی شیخ اسماعیل عثمان زین شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو تہمت لگ کر کے ان کا درس روک دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی تم سے حساب لینے والا ہے۔

اس طرح حرمین شریفین میں مذاہبِ اربعہ کی تدریس کا سلسلہ بند کر دیا گیا

حالانکہ یہ خیر الخیرین تابعین اور تبع تابعین کے دور سے جاری و ساری تھا بلکہ تمہارے اسلاف نے جب حجاز پر قبضہ کیا تو اس کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا اب تم نے جزائی اس کے سر اور اس قسم کے دیگر لوگوں کو وہی کھلا چھوڑ رکھا ہے جو مصطفیٰ کریم ﷺ کے پڑوس میں بار بار اور گنا چھاڑ چھاڑ کر اعلا یہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے والدین آگ میں تیرا۔

”اِنَّ اللّٰهَ وَاَنَا اِلٰهٌ رَّاجِعُونَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“

العلیٰ العظیم وحبسنا اللہ ونعم الوکیل

حالانکہ مقتدر اعلیٰ علم وفضل خصوصاً امام سید علی نے حضور ﷺ کے والدین کی شان و ایمان پر مستقل کتب تصنیف کیں ہیں۔ موصوف کے اس موضوع پر سات رسائل ہیں (ان تمام کا ترجمہ مفتی محمد خان قادری نے کیا ہے یہ رسائل صوفی بابلی یکشنبہ لاہور سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔)

و اللہ رب العزت کے ہاں سب کچھ تمہارے حساب و ذمہ میں ہے جس کا ارشاد

گرای یہ ہے۔

”بے شک تجو ایذا پہنچے ہیں اللہ اور
لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ
وَعَدَلَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا

دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے

لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

(۵: الاحزاب)

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ
”اور وہ لوگ جو اپنے اوتارنے سے پہلے ہیں اللہ کے
رسول کو ان کے لیے دردناک عذاب
ہے۔“ (التوبہ: ۶۱)

۵۱۔ آجاری کریم ﷺ کی حفاظت کرو

جب حضور ﷺ نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی قباء کے علاقہ میں آپ تشریف فرما
ہوئے وہاں کی مسجد کے بارے میں یہ بات مہار کے دل ہوئی:

”بے شک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے
جس کی بنیاد پر بیڑ گاری پر رکھی گئی ہے
وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں گھرے
ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب سخر
ہو چاہتے ہیں اور سخرے اللہ کو
بیادے ہیں۔“

۱۔ اس مسجد قباء میں آپ ﷺ کی اونٹنی کے پاؤں کا نشان تھا جس کی زیارت کا ہم
نے قریبی وقت میں شرف پایا تھا تم نے اس نشان کو ختم کر دیا۔

۲۔ مسجد قبلیں میں اس مقام پر علامت و نشان تھا جہاں بیت المقدس سے بیت اللہ
کی طرف ایک جہیل ہوا تھا جس نے اسے بدست کہتے ہوئے ختم کر دیا۔

۳۔ تم نے سامانی رسول ﷺ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا باغ ختم کر دیا جبکہ
وہاں کھجور کے درخت خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے لگائے تھے۔

۴۔ قباء کے نزدیکی سحر میں درہ قاجر اویس (نیر قائم) تھے تم نے انہیں بھی ختم کر دیا۔

۵۔ تم نے مدینہ کی زیارت سے بھی روکے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے

یہودی سے خرید کر اللہ کے راستے میں وقف کیا تھا وہاں اور بھی متعدد اہم آثار تھے جنہیں یا تو بالکل ختم کر دیا گیا ہے یا ان میں تہدیلی کردی گئی ہے۔

۵۲۔ مذاہب اربعہ پر پابندی

اہل احساء کے ہاں مذاہب اربعہ میں سے ہر ایک کے لیے مخصوص مدارس تھے لیکن تم نے تمام کو بند کر دیا اور وہاں تدریس ممنوع قرار دے دی گئی کیونکہ تمہارے ہاں تمہارے مذہب کے علاوہ کسی کی تدریس جائز ہی نہیں اگر دیگر مذاہب کے لوگ اپنے گھروں میں درس کا سلسلہ قائم کرنے کی کوشش کریں تو تم ان کا ناظرہ بند کر دیتے ہو ان کا محاصرہ کرتے ہو ان پر جاسوس مقرر کرتے ہو کیا یہ نیک صالح صاحب تقویٰ زہاد اور اس اللہ سے ڈرنے والوں کا یہ عمل ہو سکتا ہے؟ جس کا فرمان ہے:

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ
ثُمَّ نُوَلِّيُ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ
وَهُمْ لَا يُخْلَعُونَ (البقرہ: ۲۸۱)

”اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری دی جائے گی اور ان پر ظلم

نہ ہوگا۔“

یہ بھی اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

”کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں
الغنا ہے ایک عظمت والے دن کے
لیے جس دن سب لوگ رب العالمین
کے حضور کھڑے ہوں گے۔“

الْأَمَلُونَ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ
لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ
الْعَالَمِينَ (المطففين: ۶۷۳)

تم نے جلیل القدر صحابی حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مبارک گھر کو اپنے کدالوں وغیرہ کے لیے استعمال کر رکھا ہے حالانکہ حجرات شریفہ بننے سے پہلے آپ

ﷺ نے مدینہ منورہ میں اسی جگہ قدم رنجو فرمایا ساہتہ تمام اہل دار میں خصوصاً تمہارے بڑوں نے بھی اسے محفوظ رکھا لیکن اس مبارک اثر شریف کو بھی گرا دیا جو مسجد نبوی شریف کے قلبی جانب تھا وہ اس کی صرف پچھلی کمرہ سلمان (بقول تمہارے مشرک) اس سے متحرک حاصل کرتے ہیں۔

تم نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس لاجپوری شیخ الاسلام (عارف حکمت) کو گرا دیا ہے جو نہایت ہی نہیں کتب اور نایاب مخطوطات سے ہماری پڑی تھی اور خوبصورت طرز تعمیر مبنی پر مشتمل تھی تمام کو گرا دیا حالانکہ اس کا توسیع حرم سے کوئی تعلق نہ تھا۔

تم نے عراق (باص) ختم کر دیا وہ توسیع میں آچکا ہے اس پر تم نے علامت یا نشانہ لگاؤ نہیں کی حالانکہ اس میں حضور ﷺ تشریف لے جایا کرتے تھے اس کا تذکرہ صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث میں موجود ہے۔ (انٹرنیٹ کتاب الکافۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصار میں سے مجھروں کے اعتبار سے زیادہ بالدار تھے انہیں ہر ما سارے مال سے محبوب تھا اور مسجد کے سامنے تھا رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہاں سے پانی نوش فرماتے۔ (المسلم کتاب الکافۃ)

مدینہ منورہ میں تم نے مسجد نبوی کے علاوہ حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ کے آثار میں سے کچھ بھی نہیں رہے دیا تم غیر روایت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے کیا ہمارے لیے یہ جائز ہے کہ ہم یہودی تھلید کریں جس طرح انہوں نے قدس شریف سے اسلامی آثار مٹا دیے ہیں کیا ہم خود اپنے آقا مدینہ منورہ سے مٹاویں؟

تم نے آنے والی نسلوں کے لیے ساہتہ یعنی میراث میں سے کیا چھوڑا ہے؟

تم نے تعویذ اور دم سے علاج کرنے والوں کے خلاف قتل کا فتویٰ دے رکھا ہے اور انہیں تم جاؤ کر کہتے ہو اور تم نے حق پر قائم اور غلط لوگوں میں بھی فرق کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ بس تم نے قتل کا فتویٰ دینا ہی سیکھ رکھا ہے جس کی وجہ سے متعدد محترم انفس کو صرف اس وجہ سے قتل کر یا گیا کہ تم نے ان کے جاؤ کر ہونے کا فتویٰ دیا تمہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھول چکا ہے۔

ولا تقتلوا النفس التي حرم الله / "اور کوئی جان جس کی حرمت اللہ نے
الا بالحق رکھی ہے ناحق نہ مارو۔"

بشیر دہلوی رحمہ اللہ کا مبارک فرمان ہے۔

اول ما يقضى به بين الناس يوم
القيامة في الدعاء "سب سے پہلے روز قیامت خون
کے بارے میں حساب ہوگا۔"

(بخاری و مسلم)

حدود کے اجراء کے وقت خوب غور و فکر سے کام لو اور انہیں شہادت کی بنا پر ساقط کرنا یا سزاؤں
دن سے ڈرو جس دن سینگ والی سے ہلیئر سینگ والی بدلے لے گی۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَوْمَ نَنْظُرُ الْمَمُوتَ مَا قَدْ كُنْتَ تَدَّعِي
وَنَقُصُّونَ الْكَلِمَاتِ بِمَا كُنْتَ تَكْتُمُ
قُرْآن (النبا: ۳۹)

جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس
کے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کے
کا ہائے میں کس طرح خاک ہو
گا۔"



خاتمہ

خدا را اخدام حرمین شریفین کی خدمات پر پانی نہ پھیرو

ہمارے بھائی ملانہ خد، مملکت مسعودیہ ہر مسلمان کو محبوب ہے اس کے سحران خصوصاً خادم حرمین شریفین نے حجاج اور عمرہ کرنے والوں اور اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کی خدمت کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑی لیکن تمہارے قلم روپے اور طریقے (جن کا تذکرہ آچکا ہے) ان کی خدمت پر پانی پھیرو جتے ہیں حالانکہ انہوں نے امور شریعہ اور دینیہ کا معاملہ تمہارے سپرد کر رکھا ہے۔ تم اس امانت کی حفاظت کرو اس میں غوامش نہیں اور ذاتیات کو داخل نہ کرو تا کہ کوئی اعتراض پیدا ہی نہ ہو کہ مقامات مقدسہ کے شہروں میں امور شریعہ اور آداب اسلام کی حفاظت نہیں ہو رہی۔

اپنے دو یمن حکومت اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اعتراضات سے بچانے کے لیے کوشش کرو اور ہر اس معاملہ سے بچو جو ان میں تفریق کا سبب بن سکے۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو اچھے افعال کو سننے والے اور اس کی اتباع کرنے والے ہوتے ہیں۔

والسلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

یوسف بن السید ہاشم الرقاعی

مسائل روزگار و ایمان

تصنیف :
مفتی محمد شفیع زین الدین دحلان شافعی مدظلہ

ترجمہ :
مولانا مسیح اختر مصباحی

صفہ فاؤنڈیشن